سوچنے کی باتیں

ترا طرزِ عمل اب خام کیوں ہے سوچنا ہوگا
مسلمان ہوکے تو بدنام کیوں ہے سوچنا ہوگا
سہارا ہر پریشان کو دیا کرتا تھا تو لیکن
گرفتارِ بلا ہر گام کیوں ہے سوچنا ہوگا
ترے قدموں کی برکت سے جہاں نے فیض پایا ہے
بھیانک تیرا خود انجام کیوں ہے سوچنا ہوگا
کبھی انمول ہیرا تھا، تجھے اب لوگ کہتے ہیں
ارے تو بندہ بے دام کیوں ہے سوچنا ہوگا
منور قلب تھا تیرا مسلمان نورِ یزداں سے
تری تاریک صبح و شام کیوں ہے سوچنا ہوگا
ترے ہوتے ہوئے اے باغباں ہم کو بتا آخر
چمن میں آج قتلِ عام کیوں ہے سوچنا ہوگا
لرزتے تھے سلاطین زمانہ نام سے تیرے
رساؔ تو لرزہ بر اندام کیوں ہے سوچنا ہوگا

(معین رساؔ - دہلی)